سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا موثر لائحہ عمل

مجلہ محی الدین فیصل آباد

شمارہ نمبر 1 - جمادی الثانی 1435ھ 2014ء

اس شمارے میں

اداریہ 1
نور قرآن 2
نور حدیث 5
نور فقہ 7
تصوف اور رہبانیت 10
منقبت 13
افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ 14
فضیلت علم 23
سلسلہ نقشبندیہ 25
باتیں کام کی، غلطیاں انسان کی 29
غرور و تکبر 30

رابطہ آفس

رابطہ نمبرز
041-2636130
0321-7611417

ناشر
صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

جامع مسجد محی الدین
سدھار (سبزی منڈی) جھنگ روڈ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

سب تعریفیں، عظمتیں، قدرتیں، رفعتیں، تحمید و تقدس عظمت و کبریائی اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔ جو سارے جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ ان گنت بے شمار، درود و سلام اللہ کے پیارے محبوب، نبی مکرم، شفیع معظم نور مجسم جان کائنات، فخر کائنات، مقصود کائنات قاسم جنت و کوثر مصطفیٰ جان رحمت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کیلئے جو سارے جہانوں کے لئے عرش فرش کیلئے جنات، حیوانات نباتات تمام تر مخلوقات کیلئے سراپا رحمت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔

وہ ہر عالم کی رحمت ہے کسی عالم میں رہ جاتے
اُن کی مہربانی کہ ان کو یہ عالم پسند آیا

قارئین کرام:

میرے مرشد کریم عالم اسلام کی عظیم روحانی شخصیت پیکرِ شفقت و محبت سرتاج الاولیاء حضرت علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ چیئرمین محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل کی صحبت میں بیٹھنے والوں کو جہاں جام توحید و عشق رسول کریم ﷺ نصیب ہوتا ہے وہاں خدمت اسلام کا جذبہ بھی عطا ہوتا ہے

آرزو یہی ہے

خدمتِ اسلام کرنا
فیضانِ صدیقی عام کرنا
اپنے حصے کا کام کرنا

مجلہ محی الدین کا پہلا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں قرآن و حدیث کا نور تصوف کا سرور ضرور حاصل فرمائیں۔ خود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی تحفہ دیں۔

محمد عدیل یوسف صدیقی

نورِ قرآن

ہر جائز کام کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیجئے

برادرانِ اسلام!

اللہ پاک کا بے انتہا شکر ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں حضور نبی کریم ﷺ کے اُمتی ہونے کا شرف حاصل ہے اس عظیم اور قابل فخر نسبت پر جتنے بھی کلمات تشکر اور سجدے کئے جائیں حق ادا نہیں ہوسکتا۔ یہ اُس کریم کی کرم نوازی اور بندہ پروری ہے۔ کہ اس نے ہمیں انسان بنا کر اسلام کی لازوال دولت سے بھی سرفراز کیا۔

نہیں تو حیوان، چرند پرند، کیڑے مکوڑے اور بھی جس قدر مخلوق ہے ساری اُسی کی ہے۔

اب جو صاحب ایمان اپنی زندگی کا رُخ مصطفیٰ کریم ﷺ کی سیرت کی جانب موڑے گا وہ کامیاب ہوگا، سرخرو ہوگا، مطمئن ہوگا، کامل ہوگا، نجات یافتہ میں شامل ہوگا۔

ہماری زندگی کے ایام گزر رہے ہیں۔ یہ نظام چلتا رہے گا۔ ہمارے دین و دنیا کے کام ہو رہے ہیں۔ اور اگر کام میں، ایام میں، نظام میں، اپنی اوقات سے بڑھ کر برکت چاہتے ہیں۔ بے برکتی سے نجات چاہتے ہیں تو پھر ہر جائز کام کی ابتدا اپنے پیدا کرنے والے رب کے نام سے کرنا ہوگی۔

اس لئے کہ مسلمان تو اپنے رب سے محبت کرتا ہے۔ اطاعت خدا اور اطاعت مصطفےٰ ﷺ سے ہی محبت میں کمال حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ہمارے محبوب مکرم شفیع معظم نور مجسم امام الانبیاء ﷺ نے ہمیں ہر نیک اچھے اور جائز کام کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

☆ حضور نبی کریم شفیع معظم نور مجسم ﷺ کا ارشاد مقدس ہے۔

دروازہ بند کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو۔

چراغ گل کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو۔

برتن ڈھانکتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو۔

مشک کا منہ بند کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو۔

اور فرمایا۔

☆ اگر تم میں سے کوئی شخص عمل تزویج کے وقت بسم اللہ، اے اللہ ہم کو شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) ہم کو عطا کرے اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ تو اگر اس عمل میں ان کیلئے اولاد مقدر کی جائے گی تو اس کو شیطان کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ (تبیان القرآن)

☆ حضور رحمۃ اللعالمین سرکار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

☆ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے، شیطان ان کھانے کو اپنے لئے حلال کر لیتا ہے۔ (یعنی اس کھانے میں برکت نہیں رہتی اور شیطان اس میں شامل ہو جاتا ہے)۔

☆ کھانے کی ابتداء میں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا سنت ہے اگر بھول جائیں تو درمیان میں پڑھنا بھی سنت ہے اور درمیان میں یوں پڑھے بسم اللہ اولہ وآخرہ (تبیان القرآن)

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ پہلے ڈاکو تھے ایک مرتبہ اپنی ستی میں آ رہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ کے ٹکڑے پر نظر پڑی آپ نے اسے اٹھایا اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی تھی۔ آپ نے تعظیم سے اس کاغذ کو قیمتی خوشبو سے معطر کیا اور محفوظ کر لیا پاک جگہ پر رکھا۔ یہ ادا اللہ کریم کو پسند آئی تو پیغام بھیج دیا۔

بشر اتم نے میرے نام کو معطر کیا مجھے اپنی عزت کی قسم میں دنیا و آخرت میں تیرے نام کی خوشبو پھیلا دوں گا۔ یہاں تک کہ جو بھی تیرا نام لے گا اس کے دل کو راحت حاصل ہوگی۔ اس کے بعد آپ نے توبہ کی اور ولی کامل بن گئے۔ (کشف المحجوب)

دوستو مسلمان بھائیو!

اللہ تعالیٰ کے نام کی برکات کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لئے اپنے ہر کام (جو جائز ہو) کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیجئے اور برکات حاصل کیجئے۔

یاد رکھئے! نا جائز اور حرام کاموں کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے خلاصۃ الفتاویٰ میں مذکور ہے اگر کسی شخص نے شراب پیتے وقت یا حرام کھاتے وقت یا زنا کرتے وقت بسم اللہ پڑھی تو وہ کافر ہو جائے گا۔ یہاں حرام سے مراد حرام قطعی ہے۔ کیونکہ کسی کام کے شروع میں اللہ کریم سے استعانت اور برکت حاصل کرنے کیلئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جاتی ہے۔ اور اللہ پاک سے مدد اسی کام میں حاصل کی جائے گی۔ جس کام کو اس نے جائز کیا ہو اور اس پر وہ راضی ہو اس لئے کسی حرام کام پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا اس کو حلال قرار دینے کے مترادف ہے۔ اور حرام کو حلال قرار دینا کفر ہے۔

☆ ☆ ☆

نور حدیث

حافظ جنید محمود

یعنی اعمال کا ثواب تو نیتوں پر موقوف ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اعمال دو قسم کے ہیں۔ بُرے اعمال اور اچھے اعمال، بُرا عمل تو خواہ اچھی نیت سے کیا جائے اس پر ثواب ملنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ اس لئے کہ بُرا عمل تو بہر صورت برا ہی ہے اور باعث عذاب ہے۔

رہ گیا اچھا عمل! تو اس بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تمام اچھے اعمال خواہ دل کے اعمال ہوں یا دوسرے اعضاء کے، اوامر پر عمل ہو، یا نواہی سے بچنا ہو، عبادت کے اعمال ہوں یا عادات کے، ان سب اعمال پر ثواب اسی وقت ملے گا جب ان اعمال کو تقرب الٰہی اور رضائے الٰہی کی طلب کی نیت سے کیا جائے گا اور اگر معاذ اللہ کوئی عمل خواہ کتنا ہی اچھا سے اچھا کیوں نہ ہو۔ خدا کی خوشنودی کی نیت نہ کیا جائے بلکہ ریا کاری یا شہرت یا لذت نفس یا اور کسی غرض فاسدہ کی نیت سے کیا جائے تو اگرچہ وہ عمل فرض واجب یا سنت و مستحب ہی کیوں نہ ہو۔ مگر ہرگز ہرگز اس پر کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ اُلٹا نقصان ایمان اور عتاب جان کا باعث اور دونوں جہاں میں خسران و حرمان کا سامان بن جائے گا۔

مثلاً کون نہیں جانتا کہ "نماز" ایک ایسا بہترین اور اچھا عمل خیر ہے کہ ام الفرائض اور افضل العبادات ہے۔ اگر خدا کی رضا و خوشنودی اور اس کے قرب رحمت کو طلب کرنے اور ادائے فرض خداوندی کی نیت سے نماز پڑھی جائے تو سبحان اللہ! اس کے اجر و ثواب کا کیا کہنا نوری نور، بلکہ نور اعلیٰ نور ہے لیکن یہی نماز اگر کوئی اس نیت سے پڑھے کہ لوگ مجھے نمازی سمجھ کر میری خوب خوب عزت اور آؤ بھگت کریں گے اور میری بزرگی کا خوب خوب شہرہ ہوگا تو ظاہر ہے کہ یہ نماز جو

افضل العبادات ہے اس بری نیت سے بدترین معصیت اور گناہ کا باعث بن گئی اور ایسے نمازی کو لعنتوں کی پھٹکار اور عذاب نار کے سوا قہار و جبار کے دربار سے اور کیا ملے گا۔

غرض ایک ہی اچھا عمل اچھی نیت سے لائق ثواب اور بُری نیت سے باعث عذاب بن جاتا ہے۔

اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام اعمال کے ثواب کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی پر ثواب ملتا ہے۔

☆ ☆ ☆

نورِ فقہ

مسائل غسل
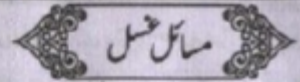
از شیخ الحدیث علامہ محمد مرتضیٰ صاحب

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی تو غسل نہیں ہوگا۔ (عامہ کتب فقہ)

1- کلی:۔ کہ منہ کے پرزے پرزے میں پانی پہنچ جائے فرض ہے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پورے تالو۔ دانتوں کی جڑ، زبان کے نیچے۔ زبان کی کروٹیں، غرض منہ کے اندر پرزے پرزے کے ذرے ذرے میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اگر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں ڈال کر اگل دینے کو کلی کہتے ہیں یاد رکھو کہ غسل میں اس طرح کلی کر لینے سے غسل نہیں ہوگا بلکہ غسل میں فرض ہے بھر بھر منہ پانی لے کر خوب زیادہ منہ کو حرکت دے تاکہ منہ کے اندر ہر ہر حصہ میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو غسل کی کلی میں غرغرہ بھی کرے۔ ہاں اگر روزہ کی حالت میں غرغرہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے۔

2- ناک میں پانی چڑھانا:۔ غسل میں اس طرح ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے کہ سانس اوپر کو کھینچ کر ناک کے نتھنوں میں جہاں تک نرم حصہ ہے اس کے اندر پانی چڑھ جائے کہ نتھنوں کے اندر ہر جگہ اور ہر طرف پانی پہنچ کر بہہ جائے اور ناک کے اندر کی کھال یا ایک بال بھی سوکھا نہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

3- تمام بدن پر پانی بہانا:۔ یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک بدن کے آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے ہر ہر ذرے، ہر ہر رونگٹے اور ہر ایک بال کے پورے پورے حصہ پر پانی بہانا غسل میں فرض ہے۔ بعض لوگ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ادھر ادھر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور پانی بدن پر پوت لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا۔ حالانکہ بدن کے بہت سے ایسے حصے ہیں کہ اگر احتیاط کے ساتھ غسل میں ان کا دھیان نہ رکھا جائے تو وہاں پانی نہیں پہنچتا اور وہ سوکھا ہی رہ جاتا ہے یاد رکھو کہ اس طرح نہانے سے غسل نہیں ہوگا اور آدمی نماز پڑھنے کے قابل نہیں ہوگا۔ لہٰذا ضروری

ہے کہ غسل کرتے وقت خاص طور پر پانی پہنچانے کا دھیان رکھیں۔ سر اور داڑھی مونچھ بھوؤں کے ایک ایک بال اور بدن کے ہر ہر رونگٹے کی جڑ سے نوک تک دھل جانے کا خیال رکھیں اسی طرح کان کا جو حصہ نظر آتا ہے اس کی گراریوں اور سوراخ اسی طرح ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ، پیٹ کی بلٹیں، بغلیں، ناف کے غار، ران اور پیڑو کا جوڑ، جنگا سا دونوں سرینوں کے ملنے کی جگہ، ذکر اور خصیوں کے ملنے کی جگہ، خصیوں کے نیچے کی جگہ، عورت کے ڈھلکے پستان کے نیچے کا حصہ، عورت کی شرمگاہ کا ہر حصہ ان سب کو خیال سے پانی بہا بہا کر دھوئیں تاکہ ہر جگہ پانی پہنچ کر بہہ جائے۔

غسل کا طریقہ

غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت یعنی دل میں نہانے کا ارادہ کر کے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے، پھر استنجا کی جگہ کو دھوئے، خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو، پھر بدن پر اگر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو بھی دھوئے۔ اس کے بعد وضو کرے اور کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مبالغہ کرے۔ پھر ہاتھ میں پانی لے کر سارے بدن پر ہاتھ پھیر پھیر کر بدل کو خصوصاً جاڑوں میں تاکہ کہیں بدن کا کوئی حصہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔ پھر داہنے کندھے پر تین مرتبہ پانی بہائے۔ پھر تین بار بائیں کندھے پر بہائے۔ پھر سر پر اور پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے اور تمام بدن کے ہر ہر حصہ کو خوب مل مل کر دھوئے اور اچھی طرح دھیان رکھے کہ کہیں ذرہ برابر بدن کی کھال یا کوئی رونگٹا اور بال پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔

مسئلہ:۔ جس پر غسل فرض ہو اس کو بغیر نہائے، (۱) مسجد میں جانا (۲) طواف کرنا (۳) قرآن مجید کا چھونا (۴) قرآن شریف پڑھنا (۵) کسی آیت کو لکھنا حرام ہے اور فقہ و حدیث اور دوسری دینی کتابوں کو چھونا مکروہ ہے مگر آیت کی جگہوں پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ لگانا حرام ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ:۔ درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کرے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:۔ غسل خانہ میں اگر چھت نہ ہو ننگے بدن نہانے میں کوئی حرج نہیں ہاں البتہ عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ مگر ننگے نہائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور اگر تہبند باندھے ہوئے ہو تو نہاتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:۔ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ مرد کھڑے ہو کر نہائے یا بیٹھ کر دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:۔ غسل کے بعد فوراً کپڑے پہن لے دیر تک ننگے بدن نہ رہے۔

مسئلہ:۔ جس طرح مردوں کو مردوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے اسی طرح عورتوں کو بھی عورتوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا جائز نہیں کیونکہ دوسروں کے سامنے بلا ضرورت ستر کھولنا حرام ہے۔ (عامہ کتب فقہ)

مسئلہ:۔ جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ بلکہ جلد سے غسل کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں جنب یعنی ایسا آدمی ہو جس پر غسل فرض ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر غسل کرنے میں اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب اگر تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲)

مسئلہ:۔ جس شخص پر غسل فرض ہے اگر وہ کھانا کھانا چاہتا ہے یا عورت سے جماع کرنا ہے تو اس کو چاہیے کہ وضو کر لے یا کم سے کم ہاتھ منہ دھو لے اور کلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کئے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس شخص کو احتلام ہوا ہو اس کو بے نہائے ہوئے عورت کے پاس نہیں جانا چاہیے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲)

☆ ☆ ☆
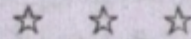
تصوف اور رہبانیت

مرشد کریم حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات مشاہیر الکرم سے انتخاب

سوال:۔ سنا ہے تصوف رہبانیت ہے آپ اس کی حقیقت کے بارے میں ہمیں سمجھائیں کہ اس کا سماج کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جواب:۔ تصوف اسلام کی روح ہے۔ مثلاً نماز کو لیجئے اچھی طرح وضو کر و صاف ستھرا لباس پہنو۔ جگہ صاف ہو وقت صحیح ہو قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کے ساتھ ساتھ ناف کے نیچے باندھ لیں۔ رکوع سجود وغیرہ تمام ارکان کی تکمیل کرو یہ سب لوازمات ہیں۔ نیت یہ ہے کہ اللہ کے لئے پڑھ رہا ہوں۔ شریعت آپ کو نمازی کہہ رہی ہے تصوف یہ کہتا ہے کہ جو عمل جس کے لئے ہے اس کے تصور میں اس قدر گم ہو جاؤ کہ اس کے جلوے دل و روح میں اتر کر آپ کو سرور کی کیفیت عطا کر دیں یہ سرور و قرب کی کیفیت تصوف ہے گویا ارکان کی تکمیل شریعت ہے۔ ان کے نور سرور کی کیفیت تک رسائی تصوف ہے۔ یہ مقام سرور و حضور تصوف کے بغیر ناممکن ہے۔ اس مسئلے کو ایک مثال کے ذریعے اور بھی آسان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ مثلاً کیلا ہے اس کا چھلکا بھی ہے اور اس کا گودا بھی ہے۔ دونوں کی موجودگی کا نام کیلا ہے۔ کیلا چھلکے کے بغیر ناقابل قبول ہے۔ چھلکا کیلے کے بغیر عزت نہیں چھلکا ہی کیلے کا محافظ ہے ہر ایک کی نظر چھلکے پر ہے مگر گودے کے بغیر چھلکا بے معنی و بے مقصد ہے۔ کیلا مقصود بالذات ہے چھلکا نہیں بعینہٖ چھلکا شریعت ہے اور کیلا طریقت خود فیصلہ کر لیں کہ دونوں کتنے لازم و ملزوم ہیں۔

تصوف کا عمومی تصور خدمت خلق ہے۔ مگر ایک بات کی وضاحت ضروری ہے۔ لفظ خلق میں ہندو، کافر، منافق، کتا، بلی، شیر، ریچھ، بندر سب ہی شامل ہیں۔ تو کیا سب ہی قابل خدمت ہیں؟ شریعت مطہرہ یہ کہتی ہے کہ جب تک کوئی ضرر نہ پہنچائے اس کو نہ چھیڑا جائے تصوف

یہ کہتا ہے اس تصور سے گذر کر ایسا انداز اختیار کریں۔ ایسا خلق پیش کریں کہ چھیڑ چھاڑ تک نوبت ہی نہ آئے۔ انسان اس خلق کی برکت سے اسلام میں داخل ہونے اور حیوانات اپنی عادت تبدیل کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

مشہور واقعہ ہے کہ ایک کافر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مقابلے میں آیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس کو زمین پر گرایا تلوار کھینچی۔ اس کافر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے چہرہ مبارک پر تھوک دیا۔ آپ نے اپنی تلوار کو واپس نیام میں کر لیا تاکہ اس کے بعد کا وار ذاتی انتقام کے زمرے میں نہ آئے یہاں واقعہ ختم ہو گیا۔ مگر میں علماء کی اجازت کے ساتھ ایک سوال کرتا ہوں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تلوار چلاتے تو کیا ہوتا اگر تلوار نہیں چلائی تو کیا ہوا؟ جواب اس کا یہ ہے کہ تلوار چلتی تو کافر کٹتا اور نہیں چلی تو کافر بچ گیا کفر گیا یہ ہے تصوف کا درس کہ مریض نہ مارو مرض کو مارو۔ صوفی انسانیت کا دشمن نہیں بلکہ دوست ہوتا صوفی کی نفرت بُرے سے نہیں بلکہ بُرائی سے ہوتی ہے۔ اگر صوفیاء بُروں سے نفرت کرنے لگیں تو کون ہوگا جو بُروں کو منزل کی راہنمائی کرے گا۔ محبت و حسن خلق کے اندر تسخیر عالم کی قوت رکھی گئی ہے اور یہ دولت صرف صوفیائے کرام کے پاس ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ اس دولت کو تقسیم بھی صوفیائے کرام نے ہی کیا ہے۔

ایک قدم اور آگے چلیں انسان عام طور پر جسم و روح کے مجموعے کا نام ہے۔ جسم، روح ایک کا تعلق فناء سے ایک کا تعلق بقاء سے، فناء کے اجزاء غالب آگئے تو بندہ بظاہر مر کر بھی مائل بقاء ہے گا۔ انسان کے اندر چار اجزاء ہیں اور چاروں فانی ہیں۔ آگ، ہوا، مٹی اور پانی آگ کا اپنا مزاج ہے پانی کا اپنا مزاج ہے۔ ہوا کا اپنا مزاج ہوتا ہے۔ رب کریم نے ایک خاص حکمت کے تحت انسان کو ان تین اجزاء کی عادت کے ساتھ منسوب تو رکھا مگر مذکور نہیں فرمایا۔ صرف ایک

جو ہر خاکی کے ساتھ مذکور فرمایا۔ انسان کو کوئی آبی ناری یا ہوائی نہیں کہتا بلکہ خاکی کہا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ خاک کے اندر رب کریم نے کچھ پسندیدہ عادتیں رکھی ہیں۔ ان سب عادات میں جو سب سے ارفع و اعلیٰ جس کا ذکر ہم نے اس عنوان کے تحت کرنا ہے۔ وہ محبوب ترین عادت وفا ہے وہ امانت ہے وہ عاجزی ہے وہ انکساری ہے۔ اس وقت ہم نے وفاء کے غلبے کی حکمت پر بات کرنی ہے۔ تاکہ ثابت ہو جائے کہ بندہ بے وفا نہیں عقل کی بناء پر جس نے سب کچھ دیا ہے حق بنتا ہے کہ بندہ اس کا وفادار ہے۔ پوری کائنات کی فضیلتیں جس نے دی ہیں اس کے ساتھ وفاء کا تقاضا ہے کہ یہ تمام فضیلتیں اپنی پیشانی میں سمیٹ کر اس کو اپنے مالک کی بارگاہ میں جھکا دیں تاکہ حق وفاء ادا ہو۔

(دربار شریف 1993ء)

☆ ☆ ☆

تیری نسبت نے سنوارا ہے میرا طرز حیات

انتہائی مسرت کی بات ہے کہ ڈاکٹر عبد الحفیظ صاحب کی اہلیہ محترمہ محمد بابر حفیظ صدیقی، محمد ھمایوں حفیظ صدیقی کی والدہ محترمہ نے جب مرشد کریم حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی نسبت حاصل کی تو قبلہ حضرت صاحب کی نسبت نے درود شریف ایسا ذوق عطا فرما دیا۔ کہ ماں جی نے ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پورا کر لیا ہے ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کی پورا کرنے پر تمام برادران طریقت مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اللہ کریم ہم سب کو ذکر و درود کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

منقبت

نبی صدیق اکبر ؓ کا خدا صدیق اکبر ؓ کا

بیان ہو کس زبان سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یار غار محبوب خدا صدیق اکبر کا

الٰہی رحم فرما خادم صدیق اکبر ہوں
تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا

رُسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

گدا صدیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر کا

ضیاء میں مہر عالم تاب کا یوں نام کب ہوتا
نہ ہوتا نام اگر وجہ ضیا صدیق اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر کا
نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضیف **واقویا** صدیق اکبر کا

خدا اکرام فرماتا ہے اتقیٰ کہہ کے قرآن میں
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقیا صدیق اکبر کا

صفا وہ کچھ ملی خاک سر کوئے پیمبر سے
مصفا آئینہ ہے نقش پا صدیق اکبر کا

مقام خواب راحت چین سے آرام کرنے کا
بنا پہلوئے محبوب خدا صدیق اکبر کا

علی ہیں اُس کے دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا

لٹایا راہ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسن گھر بن گیا صدیق اکبر کا

مولانا حسن رضا خان بریلوی ؓ

الٰہی تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضیٰ ؓ سوز صدیق ؓ دے

افضلیت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ صدیقی

علمائے اہلسنت کا اس امر پر اجماع اور اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے بعد حضرت عمر ؓ پھر حضرت عثمان ؓ اور اس کے بعد حضرت علی ؓ ان کے بعد عشرہ مبشرہ کے دیگر حضرات پھر اصحاب بدر پھر باقی اصحاب اُحد ان کے بعد بیعت رضوان والے اصحاب ؓ اور ان کے بعد دیگر اصحاب رسول ﷺ تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ (تاریخ الخلفاء ۱۰۸)

حضرت ابوبکر ؓ کو سب سے پہلے اسلام لانے کا شرف حاصل ہے بعض کے نزدیک حضرت علی ؓ سب سے پہلے ایمان لائے ہیں امام اعظم ابوحنیفہ ؓ نے اس طرح کے مختلف اقوال میں یوں تطبیق کی ہے کہ مردوں میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ عورتوں میں حضرت خدیجہ اور بچوں میں سیدنا علی ؓ کو سب سے پہلے ایمان لانے کا اعزاز حاصل ہے۔

تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ قبول اسلام کے بعد سے آقا مولیٰ ﷺ کے وصال مبارک تک ہمیشہ سفر و حضر میں آپ کے رفیق رہے بجز اس کے کہ نبی کریم ﷺ کے حکم یا اجازت سے آپ کے ساتھ نہ رہ سکے ہوں۔

آپ تمام صحابہ کرام میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ آپ نے کثیر مال خرچ کر کے کئی مسلمان غلام آزاد کرائے۔ ایک موقع پر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ ابوبکر کے مال نے مجھے جتنا نفع دیا اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے روتے ہوئے عرض کی: "میرے آقا میں اور میرا مال سب آپ ہی کا ہے"

تمام صحابہ کرام میں آپ ہی سب سے زیادہ عالم تھے۔ آپ سے ایک سو بیالیس احادیث مروی ہیں حالانکہ آپ کو بکثرت احادیث یاد تھیں قلت روایت کا سبب یہ ہے کہ احتیاط کے پیش نظر آپ نبی کریم ﷺ کا عمل یا اس سے حاصل شدہ مسئلہ بیان فرمایا کرتے۔ آپ سب

سے زیادہ قرآن اور دینی احکام جاننے والے تھے۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ نے آپ کو نمازوں کا امام بنایا تھا۔ آپ اُن خاص صحابہ میں سے تھے جنہوں نے قرآن کریم حفظ کیا تھا۔

حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے سلسلے میں سب سے زیادہ اجر وثواب حضرت ابوبکر ؓ کو ملے گا کیونکہ سب سے پہلے قرآن کریم کتاب کی صورت میں آپ ہی نے جمع کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رسول کریم ﷺ کے وزیر خاص تھے چنانچہ حضور ﷺ آپ سے تمام امور میں مشورہ فرمایا کرتے تھے آپ اسلام میں ثانی، غار میں ثانی، یوم بدر میں سائبان میں ثانی اور مدفن میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ ثانی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے آپ پر کسی کو فضیلت نہیں دی۔

آپ کا سب سے بڑا کارنامہ مرتدوں سے جہاد اور ان کے فتنے کا مکمل انسداد ہے۔ یمامہ، بحرین اور عمان وغیرہ کے مرتدین کی سرکوبی کے بعد اسلامی افواج نے ایلہ، مدائن اور اجنادین کے معرکوں میں فتح حاصل کی آپ کی خلافت کی مدت ۲ سال ۷ ماہ ہے۔

سیدنا ابوبکر ؓ نے وصال کے وقت اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا۔ یہ اونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے ہیں اور یہ بڑا پیالہ جس میں ہم کھاتے پیتے ہیں اور یہ چادر جو میں اوڑھے ہوئے ہوں ان تین چیزوں کے سوا میرے پاس بیت المال کی کوئی چیز نہیں۔ ان چیزوں سے ہم اس وقت تک نفع لے سکتے تھے جب تک میں امور خلافت انجام دیتا تھا۔ میرے انتقال کے بعد تم ان چیزوں کو حضرت عمر کے پاس بھیج دینا۔ آپ کے وصال کے بعد جب یہ چیزیں سیدنا عمر ؓ کو واپس کی گئیں تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اپنے جانشین کو مشقت میں ڈال دیا۔

امام شعبی ؓ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو اللہ تعالیٰ نے چار ایسی خصوصیات سے متصف فرمایا جن سے کسی اور کو سرفراز نہیں فرمایا۔

☆ آپ کا نام صدیق رکھا۔

☆ آپ غار ثور میں محبوب خدا ﷺ کے ساتھ رہے۔

☆ آپ ہجرت میں حضور ﷺ کے رفیق سفر رہے۔

☆ حضور ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی آپ کو صحابہ کی نمازوں کا امام بنا دیا۔

آپ کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی چار نسلوں نے صحابی ہونے کا شرف پایا۔ آپ صحابی! آپ کے والد ابوقحافہ صحابی، آپ کے بیٹے عبدالرحمن صحابی اور ان کے بیٹے ابوعتیق محمد بھی صحابی ؓ۔ (ماخوذ از تاریخ الخلفاء)

شانِ سیدنا صدیق اکبر ؓ احادیث کی روشنی میں

☆ حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بیشک اپنی صحبت اور مال کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مجھ پر احسان کرنے والا ابوبکر ہے۔ اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوات ومودت تو موجود ہے آئندہ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کسی کا دروازہ کھلا نہ رکھا جائے۔ (بخاری کتاب المناقب)

☆ دوسری روایت میں یہ ہے کہ ابوبکر کی کھڑکی کے علاوہ (مسجد کی طرف کھلنے والی) سب کھڑکیاں بند کر دی گئیں (صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ)

سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے وصال سے دو تین دن قبل یہ بات ارشاد فرمائی اس بناء پر شارحین فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں سیدنا ابوبکر ؓ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے اور دوسروں کی گفتگو کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور تمہارے اس صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا ہے۔ (مسلم کتاب فضائل الصحابۃ)

خلیل سے مراد ایسا دلی دوست ہے جس کی محبت رگ و پے میں سرایت کر جائے اور وہ ہر راز پر آگاہ ہو حضور اکرم ﷺ نے ایسا محبوب صرف اللہ تعالیٰ کو بنایا۔ رب تعالیٰ نے بھی آپ کو اپنا ایسا محبوب و خلیل بنایا ہے کہ آپ کی خلت سیدنا ابراہیم ؑ کی خلت سے زیادہ کامل و اکمل ہے (اشعۃ اللمعات ملخصاً)

☆ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر ؓ نے فرمایا۔ جس وقت ہم غار میں تھے۔ میں نے اپنے سروں کی جانب مشرکوں کے قدم دیکھتے تو عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! تمہارا ان دو کے متعلق کیا خیال ہے جن میں کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔ (مسلم کتاب فضائل الصحابہ)

☆ حضرت عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں لشکر ذات السلاسل پر امیر بنا کر بھیجا۔ ان کا بیان ہے کہ جب حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا عائشہ۔ میں عرض گزار ہوا۔ مردوں میں سے؟ فرمایا۔ اس کے والد محترم یعنی ابوبکر۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون؟ فرمایا۔ عمر پس میں اس ڈر سے خاموش ہو گیا کہ مبادا مجھے سب سے آخر میں رکھیں (بخاری، مسلم)

☆ حضرت محمد بن حنیفہ ؓ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم (حضرت علی ؓ) کی خدمت میں عرض کی، نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا۔ ابوبکر ؓ، میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا عمر ؓ تیسری بار میں ڈرا کہ کہیں یہ نہ فرمائیں کہ عثمان ؓ اس لئے میں نے عرض کی کہ پھر آپ ہیں؟ فرمایا۔ میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔ (بخاری کتاب المناقب)

☆ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے آج کون روزہ دار ہے؟ سیدنا ابوبکر ؓ نے عرض کی میں ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے آج کس شخص نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ سیدنا ابوبکر ؓ نے عرض میں نے۔ پھر ارشاد ہوا تم میں سے آج کس شخص نے مریض کی عیادت کی؟ آپ ہی نے عرض کی میں نے۔ آقا کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص میں (ایک ہی دن میں) یہ اوصاف جمع ہو گئے وہ جنتی ہوگا (مسلم باب فضائل ابی بکر)

☆ حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہم کسی کو ابوبکر ؓ کے برابر شمار نہیں کیا کرتے تھے۔ پھر حضرت عمر ؓ کو، پھر حضرت عثمان ؓ کو دیگر صحابہ پر فضیلت دیتے

اور پھر نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دیتے۔ (بخاری کتاب المناقب)

☆ انہی سے مروی ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ کی حیات ظاہری میں ہم کہا کرتے کہ نبی کریم ﷺ کی اُمت میں آپ ﷺ کے بعد افضل ترین حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر ؓ، پھر حضرت عثمان ؓ (ترمذی، ابوداؤد)

☆ حضرت ابوہریرہ ؓ سے ایک طویل روایت کے آخر میں ہے کہ سیدنا ابوبکر ؓ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کو جنت کے تمام دروازوں سے جنت میں جانے کے لئے بلایا جائے گا۔

آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں اے ابوبکر! مجھے اُمید ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں میں سے ہوں۔ (بخاری، کتاب المناقب)

☆ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر ؓ ہمارے سردار، ہمارے بہترین فرد اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ سے فرمایا تم غار میں میرے ساتھی تھے اور حوض پر میرے ساتھی ہو گے۔ (ترمذی)

☆ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کسی قوم کے لئے مناسب نہیں کہ ان میں ابوبکر ہو اور ان کی امامت کوئی دوسرا کرے۔ (ترمذی)

☆ حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کافی مال تھا۔ میں نے کہا کہ اگر کسی روز میں حضرت ابوبکر ؓ سے سبقت لے جا سکا تو آج کا دن ہوگا۔ پس میں نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھر والوں کے لئے کتنا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اس کے برابر۔ حضرت ابوبکر ؓ اپنا سارا مال لے آئے تو فرمایا۔ اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا۔ عرض گزار ہوئے ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں میں نے کہا میں ان سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے اس دن سے ان کا نام عتیق مشہور ہو گیا۔ (ترمذی، حاکم)

☆ حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں وہ ہوں کہ زمین سب سے پہلے میرے اوپر سے شق ہوگی پھر ابو بکر سے، پھر عمر سے، پھر بقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ یہاں تک حرمین کے درمیان حشر کیا جائے گا۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرے پاس جبرئیل آئے تو میرا ہاتھ پکڑا تاکہ مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھائیں جس سے میری اُمت داخل ہو گی۔ حضرت ابو بکر ؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا، تاکہ اس دروازے کو دیکھتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابو بکر، تم میری اُمت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ (ابو داؤد)

☆ حضرت ابو الدرداء ؓ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا انبیاء کے علاوہ سورج کبھی کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو ابو بکر سے افضل ہو۔ (الصواعق المحرقہ ۱۰۳، ابو نعیم)

☆ حضرت سلیمان بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اچھے خصائل تین سو ساٹھ ہیں۔ سیدنا ابو بکر ؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے مجھ میں کوئی خصلت موجود ہے؟ ابو بکر! مبارک ہو۔ تم میں وہ سب اچھی خصلتیں موجود ہیں۔ (الصواعق المحرقہ ۱۱۲، ابن عساکر)

☆ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا۔ میری اُمت پر واجب ہے کہ وہ ابو بکر کا شکر یادا کرے۔ اور ان سے محبت کرتی رہے۔

☆ حضرت عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے جس کو بھی

اسلام کی دعوت دی اُس نے پہلے انکار کیا سوائے ابو بکر کے کہ انہوں نے میرے دعوت اسلام دینے پر فوراً ہی اسلام قبول کر لیا اور پھر اس پر ثابت قدم رہے۔ (تاریخ الخلفاء ۹۸، ابن عساکر)

☆ حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے ایک مسئلہ میں میری رائے دریافت فرمائی۔ تو میں نے عرض کی۔ میری رائے وہی ہے جو ابو بکر کی رائے ہیں اس پر آقا کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ ابو بکر غلطی کریں۔ (تاریخ الخلفاء ۱۰۰، ابو نعیم، طبرانی)

☆ حضرت حفصہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے آقا مولیٰ ﷺ نے عرض کیا آپ نے اپنی علالت کے ایام میں حضرت ابو بکر ؓ کو امام بنایا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ نہیں! میں نے نہیں بنایا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے بنایا تھا (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں امام بنایا تھا (تاریخ الخلفاء ۶۱، ۱۱۲ ابن عساکر)

☆ حضرت عمر ؓ کے پاس حضرت ابو بکر صدیق ؓ کا ذکر ہوا تو وہ رو پڑے اور فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کے میرے سارے اعمال اُن کے ایک دن کے اعمال جیسے یا اُن کی ایک رات کے اعمال جیسے ہوتے۔ بس رات تو وہ رات ہے جب وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار کی طرف چلے۔ جب غار تک پہنچے تو عرض گزار ہوئے۔ خدا کی قسم! آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر اس میں کوئی چیز ہے تو اس کی تکلیف آپ کی جگہ مجھے پہنچے۔ پھر وہ داخل ہوئے اور غار کو صاف کیا۔ اس کی ایک جانب سوراخ تھے وہ اپنی ازار کو پھاڑ کر انہیں بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے تو انہیں اپنی ایڑیوں سے روک لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ تشریف لے آیئے۔

رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے اور ان کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ پاس ایک سوراخ میں سے حضرت ابو بکر ؓ کے پیر میں ڈنگ مارا گیا تو انہوں نے اس ڈر سے حرکت نہ کی کہ آقا و مولیٰ ﷺ بیدار ہو جائیں گے لیکن ان کے آنسو رسول اللہ ﷺ کے نورانی چہرے پر گر پڑے۔ فرمایا کہ ابو بکر! کیا بات ہے؟ عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے ڈنگ مارا گیا

ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے لعاب دہن لگا دیا تو ان کی تکلیف جاتی رہی پھر اس زہر نے عود کیا اور وہی انکی وفات کا سبب بنا۔

اُن کا دن وہ دن ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو اس وقت بعض اہل عرب مرتد ہو گئے اور کہا ہم زکوۃ ادا نہیں کریں گے تو انہوں نے فرمایا۔ اگر کوئی اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی بھی روکے گا تو میں اس کے ساتھ جہاد کروں گا میں عرض گزار ہوا کے اے خلیفہ رسول ﷺ! لوگوں سے الفت کیجئے اور ان سے نرمی کا سلوک فرمایئے انہوں نے مجھ سے فرمایا۔

تم جاہلیت میں بہادر تھے۔ تو کیا اسلام لا کر بزدل ہو گئے؟ بے شک وحی منقطع ہو گئی۔ دین مکمل ہو گیا۔ یہ دین میرے جیتے جی بدل جائے گا؟ (مشکوۃ)

25- حضرت عمر فاروق ؓ کا ارشاد ہے کہ اگر تمام اہل زمین ایمان ایک پلہ میں اور سیدنا ابوبکر ؓ کا ایمان دوسرے پلہ میں رکھ کر وزن کیا جائے تو سیدنا ابوبکر ؓ کے ایمان کا پلہ بھاری رہے گا۔ (تاریخ الخلفاء ۱۲۱ شعب الایمان للبیہقی)

26- حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر ؓ سے مروی ہے کہ جب آیت **ولو انا کتبنا علیھم ان اقتلو انفسکم** (ترجمہ اور اگر ہم اُن پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو) نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اگر آپ مجھے حکم دیتے کہ میں خود کو قتل کر لوں تو میں خود کو ضرور قتل کر دیتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ (تاریخ الخلفاء ۱۲۰ ابن ابی حاتم)

27- حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اس کا اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتیں پسند کر لے۔ یا آخرت کی نعمتیں جو اللہ کے پاس ہیں تو اُس نے آخرت کی نعمتیں پسند کر لیں۔ یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر ؓ رونے لگے اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کاش ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ ہمیں تعجب ہوا کہ حضور ﷺ کسی شخص کا ذکر فرما رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہو جائیں۔ بعد میں ہمیں علم ہوا کہ وہ صاحب اختیار بندے خود حضور ﷺ

ہی تھے۔ پس حضرت ابوبکر ؓ ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔ (بخاری، مسلم)

28- حضرت علی ؓ نے لوگوں سے پوچھا، یہ بتاؤ کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا، سیدنا علی ؓ نے فرمایا نہیں! سب سے زیادہ بہادر حضرت ابوبکر ؓ ہیں سنو! جنگ بدر میں ہم نے رسول کریم ﷺ کے لئے ایک سائبان بنایا تھا۔ ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس سائبان کے نیچے حضور کے ساتھ کون رہے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مشرک آقا و مولیٰ ﷺ پر حملہ کر دے۔ خدا کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا تھا کہ سیدنا ابوبکر ؓ ہاتھ میں برہنہ تلوار لیے ہوئے حضور ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر کسی مشرک کو آپ کے پاس آنے کی جرات نہ ہو سکی۔ اگر کوئی ناپاک ارادے سے قریب بھی آیا تو آپ فوراً اس پر ٹوٹ پڑے۔ اس لئے آپ ہی سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (تاریخ الخلفاء ۱۰۰ مسند بزار)

یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل

ثانی اثنین، ہجرت پہ لاکھوں سلام

☆ ☆ ☆

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میزان میں سب سے وزنی چیز جو رکھی جائے گی وہ بندے کا حسن اخلاق ہے۔

فضیلتِ علم

[illegible] صدیقی [illegible] اسلام آباد

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علم دین جاننے والوں کی بزرگی اور فضیلت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم دیا گیا ہے بہت سے درجات بلند فرمائے گا۔

ہمارے حضور اکرم ﷺ نے بہت سی حدیثوں میں علم دین کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور علم دین پڑھنے اور پڑھانے والوں کی بزرگیوں اور ان کے مراتب و درجات کی عظمتوں کا بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا۔

حدیث:۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان و زمین والے، یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی، سب اس کی بھلائی چاہنے والے ہیں جو عالم کہ لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔(مشکوۃ شریف ج اص ۳۴)

حدیث:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔(مشکوۃ ج اص ۳۷)

حدیث:۔ عالموں کی دواتوں کی روشنائی قیامت کے دن شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر غالب ہو جائے گی (خطیب)

حدیث:۔ علماء کی مثال یہ ہے کہ جیسے آسمان میں ستارے ہیں جن سے سمندر اور خشکی میں راستہ کا پتہ چلتا ہے اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے (احمد)

حدیث:۔ ایک عالم ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے)

آج کل مسلمان مردوں اور عورتوں میں علم دین سیکھنے اور سکھانے اور دین کی باتوں کے جاننے کا جذبہ اور ذوق و شوق تقریباً مٹ چکا ہے اس لئے ہر طرف بے دینی اور لامذہبیت کا سیلاب بڑھتا جا رہا ہے ہزاروں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دین و مذہب سے آزاد، خدا اور رسول سے بیزار ہو کر جانوروں کی طرح بے لگام ہو رہے ہیں۔ بلکہ بہت سے تو خدا تعالیٰ ہی کا انکار کر بیٹھے ہیں اور مانتے ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اس بے دینی کے طوفان کا ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے خود بھی علم دین کا علم پڑھنا چھوڑ دیا اور اپنے بچوں کو بھی علم دین نہیں پڑھایا اس لئے بے حد ضروری ہے کہ مسلمان مرد و عورت خود بھی فرصت نکال کر دین کی ضروری باتوں کا علم حاصل کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو ضروری باتیں بچپن ہی سے بتاتے اور سکھاتے رہیں اگر اپنے بچوں کو علم دین پڑھا کر عالم نہیں بنا سکتے تو کم سے کم ان کو دین کا اتنا علم تو سکھا دیں کہ وہ مسلمان باقی رہ جائیں۔

☆ ☆ ☆

جمال نقشبند سے انتخاب　　پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

نقشبندیہ وہ سلسلہ تصوف ہے جس کی نسبت اطاعت حضرت صدیق اکبر ؓ کے واسطے سے حضور اکرم ﷺ تک ہے اس سلسلہ کو یہ منفرد شرف حاصل ہے کہ تمام سلاسل تصوف میں یہ واحد سلسلہ ہے جو حضرت ابوبکر ؓ سے انتساب رکھتا ہے اسی لئے مشائخ نقشبندیہ اس واسطے پر فخر بھی کرتے ہیں اور اسے اپنا خصوصی امتیاز بھی گردانتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے اس دقیق مسئلہ پر نہایت احتیاط مگر پروقار انداز سے بحث کی ہے۔ انبیاء سابقین ؑ سے مناسبت طبع رکھنے کے حوالے سے حضرت صدیق اکبر ؓ کی نسبت کا میلان حضرت ابراہیم ؑ کی طرف بتایا ہے اور حضرت علی ؓ کی حضرت عیسیٰ ؑ سے مناسبت کا ذکر کیا ہے اور اکثر سلسلہ ہائے ولایت کا حضرت علی ؓ سے منسوب ہونے کو اسی نسبت کی وجہ قرار دیا ہے فرماتے ہیں۔

"چونکہ حضرت عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اس لئے نبوت کی جانب سے ولایت کی طرف ان میں غالب ہے حضرت امیر ؓ میں بھی اس مناسبت کے باعث ولایت کی طرف غالب ہے۔"

پھر اس غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہیں کہ کسی حالت اور کسی مرتبے میں ولایت نبوت سے افضل ہے اس پر آپ کا تبصرہ ہے۔

"اور جنہوں نے کہا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے وہ ارباب سکر اور اولیائے غیر مرجوع میں سے ہیں۔ جن کو کمالات نبوت سے زیادہ حصہ حاصل نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ

"فقیر نے اپنے بعض رسالوں میں تحقیق کی ہے کہ نبوت ولایت سے افضل ہے اگرچہ اسی نبی کی ولایت ہو اور یہی حق ہے اور جس نے اس کے خلاف کہا وہ مقام نبوت کے کمالات سے جاہل ہے۔

اس بنیاد پر حضرت مجدد ؒ کا فیصلہ ہے کہ

"اولیاء کے تمام سلسلوں کے درمیان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق ؓ کی طرف منسوب ہے: پس صحو کی نسبت ان میں غائب ہو گی اور ان کی دعوت اتم ہو گی اور حضرت صدیق اکبر ؓ کے کمالات ان پر ظاہر ہوں گے۔

اس کا سبب بھی ایک مکتوب میں بیان کرتے ہیں فرمایا

"اے برادر اس طریق کے سرحلقہ حضرت صدیق اکبر ؓ ہیں۔ جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد تحقیقی طور پر تمام بنی آدم سے افضل ہیں اور اسی اعتبار سے اس طریق کے بزرگ واروں کی عبارتوں میں آیا ہے کہ ہماری نسبت تمام نسبتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ ان کی نسبت جس سے مراد حضور اور آگاہی ہے بعینہ حضرت صدیق اکبر ؓ کی نسبت اور حضور ﷺ ہے۔

یہ تو نقشبندی بزرگوں کی رائے تھی جن کے امام حضرت خواجہ نقشبند ؒ کا ایک قول حضرت مجدد ؒ نے نقل کیا ہے۔

فرمایا۔ ہمارا طریقہ سب طریقوں سے اقرب ہے۔

یہ سب دعوے شکر و امتنان کے رو سے ہیں ہر مرید کو اپنے طریقے کی نسبت پر فخر ہونا چاہیے کہ سب سلاسل اُس اصل ثابت تک رسائی کے وسیلے ہیں۔ کسی کو دعویٰ ہے کہ اُس کا راستہ زیادہ موصل ہے تو کسی کو اپنے طریقے کی نسبتوں کی استواری پر یقین ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ نسبتوں پر مکمل اعتماد اور ان سلاسل سے مضبوط پیوستگی ہی جادہ مستقیم پر رواں دواں رہنے کی نوید ہے سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت عظیم ہے اور ان کی سرحلقہ وہ جود گرامی ہے جس کی فضیلت و اکملیت پر تو تمام امت کو اتفاق ہے ان کی نسبت روحانی کی یکتائی پر کاملین سلسلہ تصوف کو اعتماد ہے۔ حضرت داتا گنج ؒ جو اکابر صوفیاء میں سے بہت رفیع الشان بزرگ ہیں جن کی علمی فضیلت اور عملی سبقت بھی سب پر عیاں ہیں فرماتے ہیں۔

"حق و صداقت کی راہ میں اگر تم صوفی بننا چاہو تو جان لو کہ صوفی ہونا حضرت صدیق اکبر ؓ کی صفت ہے۔

پھر فرماتے ہیں

"صفائے باطن کے لئے کچھ اصول وفروع ہیں ایک اصل تو یہ ہے کہ دل کو فانی سے خالی کرے اور فرع یہ ہے کہ مکر وفریب سے بھرپور دنیا وسے دل کو خالی کر دے یہ دونوں صفتیں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کی ہیں اس لئے آپ طریقت کے رہنماؤں کے امام ہیں کہ آپ کا قلب مبارک اغیار سے خالی تھا۔

اس کی تائید کے لئے اُن واقعات کی طرف اشارہ کیا جو حضور اکرم ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے وقت پیش آئے کہ اک کہرام بپا ہوا۔ ہر کوئی بے کل تھا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق تلوار لے کر سامنے آئے کہ جس نے بھی کہا کہ نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہو گیا میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ اسی ہیجان خیز لمحات میں طمانیت کا روپ جس نے عطا کیا وہ حضرت صدیق اکبر ؓ تھے وہی واقف اسرار قرار پائے اور وہی مضطرب لمحوں میں قیادت کے اہل ٹھہرے۔ پھر حضرت داتا گنج بخش ؒ نے ایک اور واقعہ کا حوالہ دیا فرماتے ہیں۔

"حضرت صدیق اکبر ؓ کی دوسری شان کہ آپ کا قلب مبارک دنیائے غدار سے خالی تھا۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ آپ کے پاس جتنا مال ومنال اور غلام وبردے وغیرہ تھے سب راہ خدا میں دے کر ایک کمبل اوڑھ کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اُس وقت حضور اکرم ﷺ نے فرمایا" اے صدیق تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا۔ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ جب بندہ کا دل دنیاوی صفات سے آزاد ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیاوی کدورتوں سے اُسے پاک و صاف کر دیتا ہے یہ تمام صفتیں صافی صادق کی ہیں"۔

نقشبندیہ اسی اعزاز نسبت کو اپنا سرمایہ تصوف سمجھتے ہیں اور جس طرح حضرت صدیق اکبر ؓ نے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا حتیٰ کہ احکام رسول ﷺ پر خلوص ومحبت سے عمل پیرا ہونا اپنا وظیفہ حیات بنالیا۔ اسی اتباع کو اپنے لئے وجہ نجات گردانتے ہیں۔

نقشبندیہ بزرگ اپنے سلسلے کے اعزازات کو باعث فخر بھی سمجھتے ہیں اور واجب اتباع

بھی، اُن کے اعزازات کی فہرست طویل ہے مثلاً اُن کا ارشاد ہے کہ نقشبندی نسبت کا امتیاز یہ ہے کہ وہ نسبت صدیقی رکھتی ہے جو ہمہ تن اطاعت شعار اور ہمہ جہت متبع ہونے کا پیغام ہے۔

اُن کے ہاں اتباع رسالت ہی معیار نجات ہے ہر وہ عمل جو شریعت مطہرہ سے انحراف کا نشان قرار پائے رد کے جانے کے قابل ہے۔

اسی بناء پر حضرت مجدد ؒ کا فرمان ہے کہ

وہ طریقہ جو اسبق، اوفق اور اسلم اور احکم، اصدق، اولیٰ، اجمل وارفع اور اکمل ہے وہ طریقہ نقشبندیہ ہے۔

مشائخ نقشبندیہ اس نسبت صدیقی پر فخر کرتے ہیں اور اپنے سلسلے کی صیانت ورفعت کا اسی نسبت کو سبب گردانتے ہیں اس نسبت کا یہ فیضان سمجھتے ہیں کہ یہ طریقہ اتباع سنت کے لئے بڑا گرم جوش ہے۔

باتیں کام کی۔ غلطیاں انسان کی

محمد جمیل صدیقی

(۱) اس خیال میں ہمیشہ مگن رہنا کہ جوانی اور تندرستی ہمیشہ رہے گی۔ (۲) مصیبتوں میں بے صبر بن کر چیخ وپکار کرنا (۳) اپنی عقل کو سب سے بڑھ کر سمجھنا (۴) دشمن کو حقیر سمجھنا (۵) بیماری کو معمولی سمجھ کر شروع میں علاج نہ کرنا (۶) اپنی رائے پر عمل کرنا اور دوسرے لوگوں کے مشوروں کو ٹھکرا دینا۔ (۷) کسی بدکار کو بار بار آزما کر بھی اس کی چاپلوسی میں آجانا۔ (۸) بیکاری میں خوش رہنا اور روزی کی تلاش نہ کرنا۔ (۹) اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اسے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کرنا۔ (۱۰) آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا۔ (۱۱) لوگوں کی تکلیف میں شریک نہ ہونا اور ان سے امداد کی امید رکھنا۔ (۱۲) ایک دو ہی ملاقات میں کسی شخص کی نسبت کوئی اچھی یا بری رائے قائم کر لینا۔ (۱۳) والدین کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے خدمت کی اُمید رکھنا۔ (۱۴) کسی کام کو اس خیال سے ادھورا چھوڑ دینا کہ پھر کسی وقت مکمل کر لیا جائے گا۔ (۱۵) ہر شخص سے بدی کرنا اور لوگوں سے اپنے لئے نیکی کی توقع رکھنا۔ (۱۶) گمراہوں کی صحبت میں اُٹھنا بیٹھنا۔ (۱۷) کوئی عمل صالح کی تلقین کرے تو اس پر دھیان نہ دینا۔ (۱۸) خود حرام وحلال کا خیال نہ کرنا اور دوسروں کو بھی اس راہ پر لگانا۔ (۱۹) جھوٹی قسم کھا کر جھوٹ بول کر دھوکا دے کر اپنی تجارت کو فروغ دینا۔ (۲۰) علم دین اور دینداری کی عزت نہ سمجھنا۔ (۲۱) خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا۔ (۲۲) فقیروں اور سائلوں کو اپنے دروازہ سے دھکا دے کر بھگا دینا۔ (۲۳) ضرورت سے زیادہ بات چیت کرنا۔ (۲۴) اپنے پڑوسیوں سے بگاڑ رکھنا۔ (۲۵) بادشاہوں اور امیروں کی دوستی پر اعتبار کرنا۔ (۲۶) خواہ مخواہ کسی کے گھریلو معاملات میں دخل دینا۔ (۲۷) بغیر سوچے سمجھے بات کرنا۔ (۲۸) تین دن سے زیادہ کسی کا مہمان بننا۔ (۲۹) اپنے گھر کا بھید دوسروں پر ظاہر کرنا۔ (۳۰) ہر شخص کے سامنے اپنے دکھ درد بیان کرنا۔

☆ ☆ ☆

غرور وتکبر

انتخاب محمد آصف صدیقی سدھے شیخ

غرور تکبر یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں، دیانتداری یا حسب ونسب میں یا مال وسامان میں عزت وآبرو میں یا کسی اور بات میں دوسروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے، یہ بہت بڑا گناہ اور نہایت ہی قابل نفرت خصلت ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں (ہمیشہ کے لئے) نہیں جائے گا اور جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا جنت میں سزا بھگتنے کے بعد داخل ہوگا۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ہر سرکش اور سخت دل اور متکبر جہنمی ہے۔ اسی طرح ایک تیسری حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ تین آدمی وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف رحمت کی نظر فرمائے گا، نہ انہیں گناہوں سے پاک کریگا۔ بلکہ ان لوگوں کو دردناک عذاب دے گا۔ ایک بڈھا زناکار دوسرا جھوٹا بادشاہ، تیسرا متکبر فقیر۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۳۳، اصح المطابع)

دنیا بھر کے لوگ بھی مغرور اور گھمنڈی مردوں اور عورتوں کو بڑی حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں یہ اور بات ہے کہ اس کے ڈر سے اور اس کے فتنوں سے بچنے کے لئے ظاہر میں لوگ اس کی آؤ بھگت کر لیتے ہیں مگر دل میں اس کو انتہائی برا سمجھ کر اس سے بے انتہا نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں، چنانچہ جب متکبر آدمی پر کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو کسی کے دل میں ہمدردی اور مروت کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ لوگوں کو ایک طرح کی خوشی ہوتی ہے۔ بہر حال گھمنڈ غرور اور شیخی مارنا جیسا کہ اکثر مالدار مردوں اور عورتوں کا طریقہ ہے یہ بہت ہی بڑا گناہ اور بہت ہی خراب عادت ہے۔

اگر آدمی اتنی بات سوچ لے کہ میں ایک ناپاک قطرہ سے پیدا ہوا ہوں اور میرے پاس جو بھی مال یا کمال ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اور جب وہ چاہے ایک سیکنڈ میں سب لے لے۔ پھر میں گھمنڈ کس بات پر کروں اور اپنی کونسی خوبی پر شیخی ماروں، تو انشاء اللہ یہ بری خصلت اور خراب عادت بہت جلد چھوٹ جائے گی۔

☆ ☆ ☆

پیر محمد علاؤالدین صدیقی
عظیم خوشخبری
8 کنال پر مشتمل
جامع مسجد محی الدین
جامعہ محی الدین صدیقیہ
سدھار (سبزی منڈی)
جھنگ روڈ فیصل آباد
اپنے ہونہار بچوں کو دینی علمی ادبی تعلیم و تربیت کیلئے داخل کروائیں
شعبہ حفظ القرآن
تجوید و قرات میں
داخلہ جاری ہے
طلباء کیلئے قیام و طعام کا بہترین انتظام
محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

سفیر عشق رسول سراج الاولیاء عالمی مبلغ اسلام پیکر شفقت و محبت رومی ثانی
حضرت پیر محمد علاؤالدین صاحب صدیقی
کے امت مسلمہ کے لئے عظیم تحائف
انٹرنیشنل محی الدین اسلامی یونیورسٹی
نیریاں شریف آزاد کشمیر
محی الدین اسلامی میڈیکل کالج و ہسپتال
میرپور آزاد کشمیر
جامعہ محی الاسلام صدیقیہ
پاکستان سمیت دنیا بھر میں دینی مدارس
انٹرنیشنل محی الدین ٹرسٹ • محی الدین انٹرنیشنل گرلز کالج
انگلینڈ
کثیر تعداد مساجد کا قیام
سرزمین فیصل آباد میں ایک عظیم الشان
مرکزی جامع مسجد محی الدین
سدھار بالمقابل نیو سبزی منڈی میں
آٹھ کنال پر مشتمل ہے، مسجد کی خوبصورتی
دعوت نظارہ دے رہی ہے مسجد کیساتھ
وسیع رقبہ محی الدین کالج کیلئے مختص ہے
جو انشاءاللہ جلدی تعمیراتی مراحل طے کریگا
NOOR TV